بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفظ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی میں علماء حق کا کردار......!

محمد یاسر حبیب

بلاشبہ دورِ حاضر کے نمایاں فتنوں میں سے جس فتنے نے اسلام اور مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے وہ فتنہ، قادیانیت کا فتنہ ہے جس کی نظیر ملنا ناممکن ہے اگر آپ چودھویں صدی کے اس پرفتن دور میں پائے جانے والے فتنوں کا بغور مشاہدہ کریں تو آپ کو معلوم ہو سکے گا کہ ان تمام فتنوں کی جڑ اور بنیاد فتنۂ قادیانیت ہے، جس کا بانی اور موجد مرزا غلام احمد قادیانی تھا، جسے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کافر آقاوؤں نے پروان چڑھایا، جن کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ اس فتنہ کے ذریعے سے سادہ لوح مسلمانوں کو بہلا پھسلا کر اور انہیں ورغلا کر ان غلامانِ رسول کے دلوں سے آقائے نامدار سرورِ کونین امام المرسلین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت و عظمت کو نکالا جائے اور ان کا رشتہ دین اسلام سے توڑ کر الحاد و زندقہ سے جوڑ دیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں صرف نام کی مسلمان رہ جائیں اور دین و مذہب، مسجد و مدارس سے ان کا تعلق واجبی سا رہ جائے، انہی مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے کافروں نے اپنے پیشروؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے فتنہ قادیانیت کو پروان چڑھایا اور اس فتنہ کی نگہداشت کی، یہی وجہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ظہور پذیر ہونے والے اس فتنہ کو علماء حق سے جب بھی منہ کی کھانی پڑی تو اس فتنے کو کافروں نے پناہ دی، نہ صرف کہ یہ انہیں پناہ دی بلکہ قادیانیت کو پروان چڑھانے کے لیے تمام تر وسائل کا بندوبست بھی انہی انگریز آقاوؤں نے کیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس فتنے کی سرکوبی کے لیے علماء حق کی جماعت نے ہر دور میں ایسے رجال پیدا کیے جنہوں نے ہر محاذ پر دین اسلام کا دفاع کیا، خواہ وہ فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہو یا پھر کوئی اور فتنہ، الغرض یہ کہ ان تمام فتنوں کی سرکوبی کے لیے جس جماعت نے میدان میں سب سے پہلا قدم رکھا وہ انہی علماء حق کی جماعت تھی جنہوں نے دیگر فتنوں کی طرح اس فتنہ کے خلاف بھی علی الاعلان کلمۂ حق بلند کیا، اور اس فتنہ کی بیخ کنی کی اور آقائے نامدار ﷺ کی عصمت و ناموس کی بقاء کی خاطر مانگی جانے والی کسی بھی قربانی کو دینے سے دریغ نہیں کیا۔ یہ انہی علماء حق کا کارنامہ تھا جس کی بدولت برصغیر ہند و پاک میں یہ فتنہ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود پھل پھول نہیں پایا۔

یقیناً یہ ان علماء حق کا وہ کارنامہ تھا جن کی انتھک جدوجہد، لازوال قربانیوں کی بدولت قادیانیوں کو بالخصوص پاکستان اور سعودی عرب کے ممالک میں غیر مسلم قرار دیا گیا اگرچہ ان باطل فتنوں کو بچانے کے لیے دین دشمن قوتوں نے ہمیشہ ہی سرتوڑ کوششیں کیں اور ان کو تحفظ فراہم کیا، نہ صرف یہ کہ ان فتنوں کو تحفظ فراہم کیا بلکہ ان فتنوں کو پنپنے کے لیے تمام تر وسائل بھی انہی دین دشمن عناصر نے فراہم کیے، لیکن ازل سے یہ ستیزہ کار رہا ہے کہ جب بھی باطل حق کے مقابلے میں آیا تو اسے ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی اور جب دلیل و برہان سے یہ جھوٹے مدعیان نبوت امت مسلمہ کو اپنا ہمنوا نہ بنا سکے تو انہوں نے اوچھے ہتھکنڈوں اور منفی پروپیگنڈوں کے ذریعے سے حق کو دبانا چاہا لیکن حق شانہ کا یہ فرمان الٰہی سچ ثابت ہوا اور ''جاء الحق وزھق الباطل'' کے مصداق جب حق میدان میں آیا تو باطل اس کے مقابلے میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکا اور آخر کار خوف زدہ ہو کر اپنے مہربانوں کی گود میں جائے پناہ حاصل کی۔ لیکن جاتے جاتے یہ فتنہ اپنے اثرات اپنے پیچھے چھوڑتا چلا گیا یہی وجہ ہے کہ آج بھی یہ قادیانی سادہ لوح مسلمانوں کو بہلا پھسلا کر اور دنیاوی عیش و آسائش کا لالچ دے کر دین پر ڈاکہ ڈالنے میں دن رات مشغول ہیں۔

اگر مشرق و مغرب کے تمام ملحدین کے سارے افکار اور ان کی تمام جدوجہد کا خلاصہ چند لفظوں میں نکالا جائے تو وہ یہ ہے کہ اسلام اپنی موجودہ شکل میں جو اس وقت کے مسلمانوں کے سامنے موجود ہے نعوذ باللہ لائق اعتبار اور قابل اعتماد نہیں ہے، ٹھیک اسی طرح اگر قادیانیت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا جائے تو اس کا خلاصہ بھی کم و بیش یہی نکلتا ہے جو کہ قادیانی جماعت کے عقائد و افکار کا ہے۔

چنانچہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ برصغیر میں کافروں نے مسلمانوں کو ذہنی طور پر اپنا غلام بنانے کے لیے اور مسلمانوں کی نسل نو کی دینی صلاحیتوں کو مفلوج کرنے کے لیے جب لارڈ میکالے کی طرف سے رائج کردہ نصاب تعلیم کو تفویض کیا گیا تو اس نصاب کے اہم بنیادی عناصر میں سے ایک جز یہ بھی تھا، بقول لارڈ میکالے ''اس تعلیم کا مقصد مسلمانوں کی ایسی نسل کو پروان چڑھانا تھا جو صرف نام کی مسلمان ہو''۔ چنانچہ انگریزوں کو اس تعلیمی سلسلے میں جب کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی تو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں ایک نئی چال چلی اور مسلمانوں کی اساس ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے قادیانیوں کو میدان میں اتارا اور ان کو سپورٹ فراہم کی، جس فتنہ نے آکر معاذ اللہ دین اسلام میں طرح طرح کی تحریفات کیں، کافروں نے اپنے خود ساختہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ ایسے دور میں کروایا جب اور اس سلسلے میں مرزا غلام احمد نے قرآن کریم کی ان آیتوں کو منسوخ قرار دیدیا، چنانچہ برصغیر ہند میں انگریز آقاوؤں کے دور حکومت میں جس شخص نے بھی انگریز آقاوؤں کے مفادات کو عزیز رکھتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں علماء دیوبند کا کردار اور ان کے گرانمایہ کارنامے یقیناً کسی تعرف کے محتاج نہیں، تاریخ کے اوراق میں ایسے کئی غازیوں اور شہداء کے نام اور کارنامے

رقم ہیں جنہوں نے ختم نبوت کی خاطر بہادری اور شجاعت کی داستانیں رقم کیں اور انشاء اللہ قیامت تک ان حضرات کے نام زندہ وتابندہ رہیں گے جنہوں نے ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیے بقول شاعر دوچار سے دنیا واقف ہے گمنام نجانے کتنے ہیں۔

بلاشبہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی ضرورت شمع رسالت کے پروانوں نے ہر دور میں محسوس کی اور یہ ان کی اسی فکر کا نتیجہ ہے جس کے باعث آج بھی مسلمانوں کی اکثریت الحمد اللہ دین دشمن عناصر کی مکاریوں اور چالبازیوں سے کسی حد تک محفوظ ہے، اس سلسلے میں ہر سطح پر مختلف کوششیں کی جاتی رہی ہیں، جو کہ یقیناً لائق تحسین ہیں، خواہ ان حضرات کی یہ کوششیں دعوت وتبلیغ کے میدان میں ہوں یا کتاب وقلم کی نوک سے، بالخصوص دورِ حاضر میں یہ تمام کوششیں اس لیے بھی نمایاں اہمیت کی حامل ہیں کہ اس وقت اعدائے اسلام مسلمانوں کے خلاف ہر سطح پر یکجا ومتحد ہو چکے ہیں اور آجکل جدید ذرائع ابلاغ کے توسط سے ان عناصر کی ریشہ دوانیاں نقطۂ عروج پر ہیں، اس سلسلے میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے اور آج کل اعدائے اسلام نے پرنٹ میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کرنا شروع کر دیا ہے، آئے دن ایسے واقعات سننے میں آتے رہتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح اعدائے اسلام اپنے خود کاشتہ پودے کے ذریعے سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو ورغلا کر انہیں لالچ دے کر دین سے دور کرنے میں مشغول ہیں لہٰذا اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ اعدائے دین کی مکاریوں کا دفاع ہر سطح پر کیا جائے چنانچہ اس سلسلے میں ایک اہم پیش رفت برادر مکرم مولانا سہیل باوا صاحب نے بھی اپنی ویب سائٹ کا اجرا کر کے کی ہے، وہ حضرات جو ویب سائٹ کے متعلق معلومات رکھتے ہیں اس ویب سائٹ کو دیکھ کر اندازہ کر سکتے ہیں کہ برادرم مولوی سہیل باوا صاحب نے کس قدر محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس ویب سائٹ کا اجرا کیا ہے ان کی محنت کا رنگ اس ویب سائٹ کو دیکھ کر بخوبی معلوم ہوتا ہے۔

فتنہ قادیانیت کی اشاعت کی روک تھام کے سلسلے میں موجود تمام تر ویب سائٹ یقیناً ایک موثر کردار ادا کرنے میں مصروف ہیں لیکن عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں جتنا بھی کام کیا جائے وہ کم ہے، یہی وہ جذبہ ہے جس کے ہوتے ہوئے ہر دور میں جھوٹے مدعیان نبوت کی طرف سے کی جانے والی ہر کوشش کا منہ توڑ جواب دیا جاتا رہا ہے اور یقیناً آئندہ بھی شمع رسالت کے پروانے اس فریضہ کی انجام دہی اسی لگن کے ساتھ کرتے رہیں گے، عشق نبی کے دعوایداران محبت کی مثال درحقیقت اس چڑیا کے عشق کی مانند ہے جس نے نار نمرود کو بجھانے کے لیے اپنی چونچ کے ذریعے سے پانی کا ایک قطرہ اس آگ میں ڈالا تھا، جس ایک قطرے نے اس چڑیا کو براہیمی عاشقوں کی صف میں شامل کروا دیا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم مولانا سہیل باوا کی اس محنت کو قبول ومقبول فرمائے، انشاء اللہ احیائے دین اور ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ان حضرات کی طرف کی جانے والی یہ تمام تر کوششیں ان حضرات کے لیے آخرت کا ذخیرہ ثابت ہوں گی اور اہل باطل اپنی طرف کی جانے والی تمام کوششوں میں خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ناکام ونامراد ہوں گے۔

آخر میں اتنا ضرور عرض ہے کہ موجودہ دور میں جس طرح دیگر فتنوں کی روک تھام کی ذمہ داری تمام امت مسلمہ پر عائد ہوتی ہے اسی طرح اس فتنۂ قادیانیت پر کام کرنے کی اور اس فتنے کے مذموم مقاصد کی روک تھام کی ذمہ داری بھی تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے، اس لیے کہ یہ مسئلہ دین کا مسئلہ ہے، خدانخواستہ روزِ محشر آقائے نامدار ﷺ نے ہم سوال کر لیا کہ بتاؤ تمہارے موجود ہوتے ہوئے میری رسالت پر ڈاکہ ڈالا گیا اور تم کچھ نہ کر سکے تو ہمارا جواب کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام امت مسلمہ کو صحیح معنوں میں دین حق کو سمجھنے کو توفیق عطا فرمائے اور عشق نبی کو ہمارے ایمان کا حصہ بنا دے تاکہ روز محشر ہم اپنے نبی کے سامنے سرخرو ہو سکیں، آمین۔